مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ابھی پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو خون کا دورہ زیادہ ہے احباب صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کے ہاں لڑکی اور لفٹیننٹ محمد اسلم صاحب محلہ دار العلوم کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

آج سارا دن خوب بارش ہوئی۔ اور تیز ہوا چلتی رہی۔ جس سے سردی بہت بڑھ گئی ہے مطلع پر ابھی بادل جمع ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۲ | ۹ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۹ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۸

خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت

احمدیت کے ذریعہ دنیا میں عظیم الشان انقلاب اور خدا تعالیٰ کی شان مالکیت کا اظہار

۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء جلسہ سالانہ پر مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے مندرجہ بالا موضوع پر جو مقالہ پڑھا۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مرکزی نقطہ

یوں تو سب مذاہب کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کا وجود ہے۔ اور ہر مذہب یہی کہتا ہے۔ کہ اس دنیا کا کوئی خالق اور مالک ہے۔ اور اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اسی کی خوشی اور رضا حاصل کرنا پیدائش انسانی کی غرض وغایت ہے۔ ایک بدھ مذہب ہے۔ جس کے متعلق یورپین محققین یہ کہتے ہیں۔ کہ اس مذہب میں خدا کا کوئی ذکر نہیں۔ لیکن حضرت بدھ علیہ السلام کی شخصیت اور ان کی زندگی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت بدھ علیہ السلام بھی دوسرے سچے مذہبی پیشواؤں کی طرح خدا تعالیٰ کو اپنی تعلیم کا مرکزی نقطہ قرار دیتے تھے۔ ہاں آپ کو عملی زندگی پر زیادہ زور دینا پڑا۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود اور خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق ایسا زور آپ کی تعلیم میں نہ رہا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مرور زمانہ سے آپ کی ساری تعلیم محفوظ نہ رہی۔ صرف اخلاق حصہ باقی رہ گیا۔ اب بھی بدھ مذہب کے ایسے فرقے ہیں جو خدا کو مانتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یورپین محققین جو بدھ مذہب کو خدا سے خالی سمجھتے ہیں۔ یہ ان کے اپنے اس شوق کا نتیجہ ہو۔ جو ان کو خدا کے وجود کو دنیا کے معتقدات سے خارج کرنے کا ہے۔ بہر حال ہمارے نزدیک بدھ مذہب بھی اور باقی سب مذاہب بھی خدا کے وجود کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اور اسی کو اپنا مرکزی نقطہ قرار دیتے ہیں۔

خدا کا تصور اور اس میں ارتقا

لیکن مذہبی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کا تصور اگرچہ ہمیشہ سے موجود رہا ہے۔ یعنی جب سے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی ہدایت سے نوازنا شروع کیا ہے تب سے خدا تعالیٰ کا تصور بھی موجود رہا ہے لیکن خود اس تصور میں ایک ارتقا ہوتا رہا ہے اور وہ تصور جو شروع میں ایک اجمالی رنگ رکھتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یعنے قرآن شریف میں مدارج تکمیل تک پہنچ گیا۔ پہلے خدا کو ایک طاقت کے طور پر مانا جاتا تھا۔ جو دنیا و مافیہا کے پیچھے کام کرتی ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ اس اجمالی تصور کی تفصیل ظاہر ہونے لگی۔ اور پہلے انبیاء کو خدا تعالیٰ کی موٹی موٹی صفات کا علم دیا جانے لگا۔ حضرت موسے علیہ السلام کو ایک شریعت دی گئی۔ جو اپنے زمانہ کے لحاظ سے کامل تھی۔ اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے متعلق ایسا مفصل علم دیا گیا جو پہلے نہ دیا گیا تھا۔ لیکن قرآن شریف میں جو کچھ بیان کیا گیا۔ وہ ہر لحاظ سے کامل تھا۔ اسمیں ایسی شریعت بیان کی گئی۔ جو رہتی دنیا تک کافی وشافی تھی۔ اور جس نے نہ صرف اپنے زمانے کی ضروریات کے سامان بہم پہنچانے تھے۔ بلکہ آئندہ بھی قیامت تک ہر زمانے کی نئی سے نئی ضروریات کے پورا کرنے کے سامان بہم پہنچانے تھے۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی ہستی اور خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق ایک کامل اور مفصل علم دنیا کو دینا تھا۔ پس صفات باری کا مضمون قرآن شریف اور اسلام کی علمی روایات کا ایک خاص الخاص امتیاز ہے۔ اور ضروری تھا۔ کہ ایسا ہی ہوتا۔

ایک خدا کا عقیدہ ہمیشہ سے ہے

ہم لوگ بعض فلسفیوں کی طرح یہ تو نہیں مانتے۔ کہ ایک خدا کے خیال اور اعتقاد سے لمبے عرصہ تک انسان ناواقف رہا۔ اور اس عرصہ میں وہ قدرتی طاقتوں اور جنگل کے جانوروں کو ہی خدائی صفات دیتا رہا۔ اور پھر کسی وقت وہ ان قدرتی طاقتوں اور جنگلی جانوروں کے بجائے ایک خدا کو ماننے لگا۔ یہ بات واقعات کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ بے شک قدرتی طاقتوں اور جنگلی جانوروں کی پوجا کرنے والے بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن وحشی سے وحشی قوموں میں ایسے نشانات بھی مل جاتے ہیں۔ جن سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک خالق مالک قادر اور رحیم خدا کی قائل ہیں۔ پس شرک کے آثار اگر قدیم قوموں میں پائے جاتے ہیں تو ان کے متعلق یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ ایک خدا کے خیال کے بعد باہمی تنزل کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ تاریخی زمانہ میں بھی ایسی قومیں مل جاتی ہیں۔ جو ایک خدا کا خیال لے کر کھڑی ہوئیں۔ لیکن بعد میں شرک میں مبتلا ہو گئیں۔ عیسائی قوم توحید سے شروع ہوئی۔ لیکن شرک میں مبتلا ہو گئی۔ خود مسلمان قوم ایک خدا کے خیال سے شروع ہوئی۔ لیکن آج کئی قسم کے شرک اس میں پائے جاتے ہیں اسی طرح ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ اپنی ذات کے متعلق صحیح تصور اجمالی طور پر شروع میں ہی خدا تعالیٰ نے انسان کو الہام کے ذریعہ سکھا دیا تھا۔ لیکن خدا کی پر حکمت تربیت میں بھی زمانے کو دخل ہے۔ اور ہر چیز جس کے لئے ترقی مقدر ہے وہ زمانے کی قیود میں ہے۔ درخت جو بیج سے بڑا ہو کر پھل اور پھول دینے لگتا ہے وقت کا محتاج ہے، ہر چیز جو کسی حقیر ابتدا سے ترقی کر کے بڑی ہو جاتی ہے۔ زمانے کی محتاج ہے اسی طرح انسان کے لئے اگر ترقی کے زینے طے کرنے ضروری ہیں۔ تو اس کے لئے زمانے اور وقت کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنا علم اور اپنی ہدایت انسان کے لئے اس طرح کامل کی کہ پہلے ایک اجمالی نقشہ سکھایا۔ پھر آہستہ آہستہ انبیاء کے ذریعہ اسی اجمال کی تفصیل سکھائی۔ اور اس اجمال اور تفصیل دونوں کو اپنے کامل بندے اور کامل رسول کے ذریعہ کامل کر دیا۔

ایک عجیب نکتہ

یہ ایک عجیب نکتہ ہے۔ جسے تمام اہل مذاہب کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اسلام سے پہلے بھی جو مذہبی تعلیمیں دنیا میں آئیں۔ اور جنکی مقبولیت ایسی ہے۔ کہ ہم انہیں خدا کی طرف منسوب کرنے پر مجبور ہیں وہ تعلیمیں بھی اور وہ مذہبی تعلیمیں بھی جو اسلام کے بعد

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کھڑی ہوئیں اور ایک حد تک کامیابی بھی انہیں حاصل ہوئی۔ وہ سب غیر محفوظ ہیں۔ لیکن صرف قرآن شریف ہے۔ جس کا حرف حرف محفوظ ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ خداتعالےٰ نے اپنی تعلیم قرآن شریف میں آکر مکمل کر دی اور یہی وہ منزل تھی۔ جس پر آکر خداتعالےٰ کی ہدایت نے کامل ہوجانا تھا اور جس کے بعد کسی اور ہدایت کی ضرورت نہ رہنی تھی۔ قرآن شریف کے بعد کی علمی و روحانی ترقیات قرآن شریف سے ہی وابستہ اور قرآن شریف ہی کی طرف منسوب ہونی تھیں۔ پس ضروری تھا۔ کہ ایسی کامل تعلیم میں خداتعالےٰ کی صفات کو بھی تفصیل سے بیان کر دیا جاتا اور وہ تصور یا وہ تصویر جو شروع زمانہ ہدایت میں ایک خاکے کی طرح تھی۔ اور جس میں ہر نبی کے زمانے میں ایک نیا رنگ بھر دیا جاتا تھا۔ وہ تصویر قرآن شریف میں اپنے رنگوں کے لحاظ سے اور اپنے خدوخال کے لحاظ سے مکمل ہوگئی۔

قرآن کریم مکمل سائنس ہے

قرآن شریف میں جس طرح صفات باری کو بیان کیا گیا ہے۔ وہ سائنس کی طرح ہے۔ یعنی ایسا نظام اور ایسی تفصیل ان صفات میں بیان کی گئی ہے۔ کہ اگر اسکو باقاعدہ بیان کیا جائے تو وہ بیان ایک مکمل سائنس بن جاتا ہے۔ اس سے دنیا اور انسان کی پیدائش کا طریق۔ اس پیدائش کی غرض۔ دنیا کی حقیقت اور دنیا کے سامانوں کی حقیقت اور ان کے ضروری خواص۔ انسان کی ترقی کے راستے اور اس ترقی کا منتہا اس دنیا میں اور آخرت میں۔ خدا کا انسان سے معاملہ کس طرح پر ہے۔ اور انسان کا خدا سے معاملہ کس طرح پر ہونا چاہئے یہ سب کچھ ان صفات سے معلوم ہو جاتا ہے۔ فلسفی حقیقت کی تلاش میں رہتا ہے۔ لیکن حقیقت اور ظل میں امتیاز کرتے کرتے ہی تھک جاتا ہے۔ اور کسی نتیجے پر پہنچ نہیں سکتا۔ لیکن سچے متلاشی کو جو نشانوں سے منہ نہیں موڑتا اور جو خداتعالیٰ کی آواز سے کان بند نہیں کرتا خداتعالےٰ خود اپنا آپ بتاتا ہے۔ اور الہام کے ذریعے اپنی ذات اور اپنی صفات سے مطلع کر کے ایک کامل اور یقینی علم بخشتا ہے۔ جس سے حقیقت اور ظل کے تمام عقدے کھل جاتے ہیں اور جس سے انسان اپنی پیدائش کی غرض کو بھی خوب سمجھنے لگتا ہے۔

صفات کا علم ہی ذات کا علم ہے

نادان کہتا ہے۔ کہ صفات کا علم ذات کا علم نہیں ہو سکتا۔ یعنی اگر خداتعالےٰ کا علم ہمیں دیا جاتا ہے۔ تو وہ صفات تک محدود نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ ایسا علم بھی ہونا چاہئے کہ ہم کہہ سکیں کہ گویا ہمیں خدا کی ذات کا علم ہو گیا۔ ایسا کہنے والوں کو معلوم نہیں کہ دنیا میں ہمیں کسی چیز کا علم نہیں ہوتا سوائے اس کی صفات کے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسا کیوں ہے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں ہمیں کسی چیز کا علم نہیں سوائے اس کی صفات کے۔ اور صفات کا علم ہی ہر چیز کا علم کہلاتا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں لیکن ایک کے باطن کا دوسرے کو علم نہیں ہاں اس کے کیریکٹر اور اس کی طبیعت کے خواص کا علم ہوتا ہے۔ اور یہ صفات ہی کا علم ہے نہ کسی اور چیز کا۔ پھر ہمیں مادے کے علم پر بہت عبور ہے۔ اور سائنس کا امتیاز یہ ہے۔ کہ اسے مادے کا خوب علم ہے۔ لیکن اس علم کا خلاصہ کیا جائے تو یہ بھی صفات کا علم ہی ثابت ہوتا ہے۔ مادے کے دو قسم کے خواص بیان کئے جاتے ہیں ایک زیادہ اور دوسرے کم مستقل۔ کم مستقل خواص رنگ اور بو اور ذائقہ کی قسم کے ہیں اور مستقل خواص حجم اور وزن کی قسم کے ہیں۔ لیکن ان مستقل خواص کا آگے تجزیہ کیا جائے تو ان میں سے اور خواص بھی نکلیں گے۔ جسے مادہ کہتے ہیں اور جو عین مادہ ہے۔ اس کا علم کبھی بھی نہ ہوگا۔ پس جبکہ دنیاوی علوم کا یہ حال ہے اور کسی چیز کے علم کے معنے ہی دراصل اس کے خواص اور اس کی صفات کے علم کے ہیں تو پھر خدا کے وجود کے علم پر اعتراض کرنا اور کہنا کہ صفات کا علم ذات کا علم نہیں غلطی ہے۔

صفات کا علم کیوں ضروری ہے؟

دراصل صفات کا علم ہی ذات کا علم ہے۔ اور صفات کا علم دو طرح سے ضروری اور مفید ہے۔ اول اس طرح کہ بغیر صفات کے علم کے انسان میں کوئی امنگ اور کوئی جوش اس وجود کی معرفت حاصل کرنے کیلئے اور اس سے تعلق پیدا کرنے کے لئے پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایک ایسا وجود جو بے شک سلسلہ اسباب کے لحاظ سے آخری ہو جو سب طاقتوں سے بڑی طاقت ہو۔ جس سے سب چیزیں نکلی ہوں اور جس میں آخر سب چیزوں نے مل جانا ہو اور جو انسانی حدود اور انسانی کمزوریوں کی ایک طرح سے دلیل ہو ایسا وجود ایک حد تک ذہنی تشفی پیدا کر سکتا ہے لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔ یورپ میں خدا کے انکار پر ایک زمانہ گزر گیا۔ لیکن یورپ کی افسردگی جو دنیاوی تفکرات کی وجہ سے ہے۔ اس انکار سے کم نہیں ہوئی بلکہ زیادہ ہی ہوتی چلی گئی۔ اب یورپ میں اس افسردگی کو دور کرنے کا ایک یہ طریق بھی نکلا ہے۔ کہ لوگوں کو خدا کی طرف توجہ دلائی جائے۔ ہم سمجھتے ہیں یہ اچھی بات ہے۔ اور آئندہ آنے والے ذہنی انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ لیکن جو لوگ خدا کے متعلق توجہ دلاتے ہیں۔ وہ ایک علمی نکتے کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں۔ انسان کی نگاہ کی حد فاصل کی طرف انگلی اٹھا کر ایک ماوراء وجود کی طرف صرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔

ہندوستان میں خدا پر یقین آجاتا ہے

میں نے ایک یورپین کا بیان پڑھا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ یورپ کے لوگ ہندوستان جائیں تو ان کو ضرور خدا پر یقین ہو جائے۔ کیونکہ ہندوستان میں رات کے وقت اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دنیا اپنے آپ نہیں بلکہ اس کے پیچھے کوئی اور طاقت ہے اور وہ وقت وہ ہوتا ہے۔ جبکہ چاروں طرف سکون ہوتا ہے۔ کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ پرندے خاموش ہوتے ہیں۔ پتے بھی نہیں ہلتے۔ فضا بالکل صاف ہوتی ہے۔ اور آسمان اور آسمان کے تارے زمین کی طرف جھکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گویا زمین سے باتیں کر رہے ہیں۔

مستقل تسلی کس طرح ہو سکتی ہے؟

اس میں شک نہیں کہ اس قسم کے نظارے اس حسن کو ہمارے سامنے لے آتے ہیں جو خدا کی ہر صفت میں پایا جاتا ہے لیکن خدا کے سچے متلاشی کو ایسی باتوں سے کوئی مستقل تسلی نہیں ہو سکتی۔ اسے تو تسلی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ خدا اپنے وجود کا خود پتہ دے اور اپنی صفات بھی خود تفصیل سے بتائے۔ خدا الہام سے نشانات سے بتلائے کہ وہ دنیا و مافیہا کا پیدا کرنے والا ہے وہی مادہ کے ذرات کا اور وہی روحوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہی سب کا مالک ہے۔ اس پر کسی کا حق نہیں۔ لیکن اس کا سب پر حق ہے۔ ہاں وہ سب کام حکمت سے کرتا ہے۔ وہ ترقی کے سامان وافر طور پر دیتا ہے۔ پھر معمولی کوششوں کا بہت بڑا اجر عطا کرتا ہے۔ لغزشوں کو معاف کرتا ہے۔ اور متلاشیوں اور کوشش کرنیوالوں کو اپنی صفات کا جلوہ بھی دکھاتا رہتا ہے۔ وہ گریہ و زاری کی پکار ضرور سنتا ہے۔ اور خاص اوقات اور خاص ضروریات کے وقت اپنی خاص تجلی بھی کرتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔ اس نے یہ دنیا عبث نہیں بنائی۔ انسان کتنا ہی ڈگمگائے اور کتنی ہی شوخیاں دکھائے آخر اس کی رحمت سب کو باری باری اپنے دامن میں لپیٹ لیگی اور سب کو ایک ابدی اور نہ ختم ہونے والی ترقی کی راہ پر چلا دیگی۔ اگر ایسی صفات والا خدا کوئی دکھا سکے تو اس سے تعلق پیدا کرنے کیلئے ایک جوش طبیعت میں پیدا ہوتا ہے۔ ایسا خدا قدرت کے سامانوں کی ایک آخری کڑی نہیں بلکہ ایک کیریکٹر والا وجود ہے جس کا حسن انسان کی محبت کو کھینچتا ہے اور جس کیلئے انسان (جب اسے سچی معرفت حاصل ہو جائے) اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے طیار ہو جاتا ہے۔

سورہ فاتحہ میں خداتعالیٰ کی صفات

ایسے خدا کا تصور قرآن شریف میں پیش کیا گیا ہے۔ قرآن شریف میں جس قدر تفصیل پائی جاتی ہے۔ اس کا اجمال اور خلاصہ سورہ فاتحہ میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے سورہ فاتحہ کا ایک نام ام القرآن بھی ہے۔ یعنی قرآن کی ماں۔ پس جو علوم بھی قرآن شریف میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی جڑھ سورہ فاتحہ میں موجود ہے۔ اس لئے اگر ہم سورہ فاتحہ میں جو موٹی موٹی صفات اللہ تعالےٰ کی بیان کی گئی ہیں انہی پر غور کریں تو خدا کا صحیح تصور ہماری آنکھوں کے سامنے آسکتا ہے۔

31

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس سورۂ فاتحہ میں اول تو یہ کہا گیا ہے۔ کہ الحمد للہ رب العالمین کہ ساری حمد اللہ کے لئے ہے۔ اس میں خدا کا ذاتی نام اللہ بتایا گیا۔ اور یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ ہر قسم کی تعریف دراصل اللہ کے لائق ہے۔ باقی چیزیں سب اس کے طفیل اس لائق بنتی ہیں۔ پھر اس کی ایک بہت بڑی صفت بیان کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ رب العالمین ہے۔ یعنی وہ دنیا کو پیدا کرنے والا اسکو قائم کرنے والا اور اس کے بعد اسے ترقی کے زینوں پر چڑھانے والا ہے۔ پھر وہ رحمٰن ہے اور رحیم ہے یہ دونوں صفات رحمت سے متعلق ہیں۔ لیکن رحمٰن کے معنے یہ ہیں کہ بغیر اسکے کہ انسان نے کوئی استحقاق پیدا کیا ہو۔ اسکو وافر سامان ترقی کے دیتا ہے۔ اور رحیم کے معنے یہ ہیں۔ کہ جب ان سامانوں سے اور اپنی استعدادوں اور طاقتوں سے کچھ تھوڑا سا کام بھی لینے لگتا ہے۔ تو رحیم خدا اس کوشش کو نوازتا ہے۔ اور انسان کو اتنا زیادہ اجر دیتا ہے۔ کہ اس کی کوشش اسکے مقابلہ میں گویا کچھ بھی نہیں ہوتی۔ پھر چوتھی صفت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ مالک یوم الدین ہے۔ مالک ہر چیز کا تو وہ ہے ہی۔ کیونکہ وہ رب ہے یعنی پیدا کرنے والا اور بڑھانے والا۔ لیکن اسکی مالکیت کی ایک خاص شان ہے۔ اور وہ شان دین کے زمانہ میں خاص طور پر ظاہر ہوتی ہے

دین کے دن کا مالک کے معنے

لفظ دین ایک قرآنی اصطلاح ہے۔ جو وسیع معانی اپنے اندر رکھتی ہے۔ اسکے معنے صرف دین کے ہی نہیں یعنی ایسی تعلیمیں جن میں انسان کے لئے اصولی ہدایات بیان کی جاتی ہیں۔ جسے عرف میں دین کہتے ہیں اس کے علاوہ دین کے معنے فیصلے اور قضا کے بھی ہیں۔ اسکے معنے غلبے کے بھی ہیں۔ اسکے معنے اطاعت کے بھی ہیں۔ اور یہ سب معانی اس صفت مالک یوم الدین میں پائے جاتے ہیں۔ جسے عرف میں دین کہتے ہیں۔ اس دین کے دن کا مالک ہونا یہ معنے رکھتا ہے کہ اگرچہ سب کچھ جو زمینوں اور آسمانوں میں ہے۔ وہ ہے تو خدا کی ملکیت اور خدا کے قبضے میں اور دنیا میں اور انسانی خلقت میں جو قانون اور جو خاصیتیں بھی نظر آتی ہیں۔ ان کی کنجیاں اور ان کی آخری کڑیاں خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہ سب کی سب ہر وقت خدا کے تصرف میں ہیں۔ پھر دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ بھی خدا کی مرضی اور خدا تعالیٰ کے اذن سے ہوتا ہے۔ اور ان سب واقعات و مناظر اور سب تبدیلیوں اور سب انقلابات کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ لیکن بعض زمانوں میں خدا کا ہاتھ خاص طور پر ہمیں نظر آنے لگتا ہے۔ اور وہ زمانہ وہ ہوتا ہے۔ جبکہ کوئی دینی انقلاب دنیا میں پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی خاص صفات کا اعلان

قرآن شریف کے زمانے کا لحاظ کریں تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سورۂ فاتحہ قرآن شریف کی ابتدائی سورتوں میں سے ہے اور ابتدائے اسلام ہی میں خدا تعالےٰ کی خاص صفات کا اعلان کر کے اسلام کی آمد سے جو کچھ دنیا میں ہونے والا تھا۔ اس کی طرف ایک لطیف اشارہ کر دیا گیا تھا رب العالمین کہہ کر گویا یہ اشارہ کر دیا گیا تھا۔ کہ دنیا کے سب طبقوں کو جمع کرنے والی تعلیم اور پھر انہیں ترقی کی منزلیں طے کرانے والی تعلیم آگئی ہے۔ رحمٰن کہہ کر یہ اشارہ کیا گیا۔ کہ قرآن شریف میں ہدایت کے ایسے سامان رکھے گئے ہیں۔ جو خاص الخاص ہیں اور جن سے ہمیشہ انسان فائدہ اٹھاتا رہیگا۔ اور رحیم کہہ کر یہ اشارہ کیا گیا۔ کہ قرآن شریف کی بتائی ہوئی تعلیم پر جو لوگ عمل کرینگے، وہ اعلےٰ سے اعلےٰ انعام پائینگے۔ اور مالک یوم الدین کہہ کر یہ اشارہ کیا گیا۔ کہ اب خدا کے کامل دین کے قائم کرنے کے دن آگئے ہیں۔ اور ان دنوں میں خدا اپنے تصرف کا ہاتھ خاص طور پر دنیا کو دکھلائیگا۔ ایسا ہاتھ کہ دنیا حیران رہ جائیگی۔ دنیا میں واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ تاریخ منزلیں طے کرتی رہتی ہے۔ کئی چھوٹے اور بڑے انقلاب دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ اور وہ سب کے سب خدا کی مرضی سے ہوتے ہیں۔ بے شک انسانوں کی مرضی بھی اس میں ہوتی ہے۔ لیکن انسانوں کے ارادوں اور ان کے فیصلوں اور ان کی سکیموں کے نتائج خدا ہی نکالتا ہے۔ اس لئے وہ سب انقلاب خدا کے ہی پیدا کردہ ہوتے ہیں۔ اور انسانوں کو جو تھوڑا بہت آزاد چھوڑ رکھا ہے تو وہ بھی خدا نے اپنی مرضی اور اپنی حکمت کے ماتحت۔

خدا کی مالکیت کے ظہور کا زمانہ

بہرحال دنیا میں کئی چھوٹے بڑے انقلاب ہوتے رہتے ہیں۔ اور باریک نگاہوں کو ان سب میں خدا کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ لیکن جب دین کو قائم کرنے کا زمانہ آتا ہے۔ اور علی الخصوص جب دین اسلام کے قائم کرنے کا زمانہ آیا تھا۔ تو جیسا کہ سورۂ فاتحہ میں اشارہ ہے خدا کی مالکیت کا ظہور اپنی خاص شان میں ہوا۔ اور اگر اس صفت کو ایک پیشگوئی کے طور پر لیا جائے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اب خدا تعالےٰ اپنے خاص تصرف سے دین اسلام کی حفاظت اور اسکی اشاعت کریگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیرت انگیز ترقی حاصل ہوئی۔

حیرت انگیز تاریخی زمانہ

ظہور اسلام ایک ایسا حیرت انگیز تاریخی واقعہ ہے۔ کہ کوئی طبعی توجیہہ اس واقعے کی نہیں کی جا سکتی۔ اور دوست دشمن آج تک اس بات پر حیران ہیں۔ کہ ایک پست قوم میں ایک بالکل بے کس اور بے حیثیت انسان پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بڑا ہوتے ہی ایک آواز سنکر یقین سے بھر جاتا ہے۔ پھر اپنی قوم کو ایک وجود کی طرف اور اس کی خاطر قربان ہونے کے لئے بلاتا ہے۔ اور وہ قوم اس کو ایک قومی خطرہ سمجھ کر اس کی ایسی مخالفت کرتی ہے۔ کہ دنیا میں کبھی کسی قائد اور کسی مصلح کی نہیں ہوئی۔ باوجود اس کے ایک ایک اور دو دو کر کے اس کی مخالف اور اس کی جان کی دشمن قوم اس کی اطاعت اختیار کرتی ہے۔ اور وہ مقابلہ جو آخری وقت تک چلتا چلا جاتا ہے اور ایسی صورت میں چلتا چلا جاتا ہے۔ کہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ آخر اس کی کھلی کھلی فتح میں فیصلہ پا جاتا ہے۔ پھر باوجود اندرونی اور بیرونی خطرات اور حملوں کے اسکی تعلیم کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور وہ ایک دنیا کو قائل کر لیتی ہے۔ اور وہی تعلیم جسے شروع میں دشمن مفر سمجھ کر تباہ کر دینا چاہتا تھا۔ اور جسے تباہ کرنے پر وہ ہر طرح قادر تھا۔ وہی تعلیم ایک جہاں کو گرویدہ بنا لیتی ہے۔ اور انسانی ترقی کا مستقل سرمایہ اور مستقل سامان بن جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور ابتدائے اسلام کے حالات خدا کی اس مالکیت کو جو وہ اپنے دین کے قائم ہونے کے زمانہ میں دکھاتا ہے اچھی طرح ظاہر کرتے ہیں۔ آپ کی جان پر دشمن نے کئی دفعہ ظالمانہ حملے کئے لیکن ہر حملے سے خدا نے اپنے وعدے کے موافق آپ کو بچایا۔

ایران کے ظالم بادشاہ کے قتل ہونے کی خبر

ایران کے ظالم بادشاہ نے اپنے آدمی آپ کو پکڑنے کے لئے بھیجے۔ آپ نے جواب کے لئے ان آدمیوں کو ٹھہرایا۔ دوسرے روز آپ نے انہیں بتایا۔ کہ میرے مالک نے تمہارے مالک کو مار ڈالا ہے۔ مالک یوم الدین خدا نے اپنی مالکیت کا زبردست ثبوت دیا۔ اور اسے جو اپنی طفیلی مالکیت کو حقیقی مالکیت سمجھنے لگا تھا۔ اپنے بیٹے کے ہاتھوں سے قتل کرا دیا۔ تاریخی واقعہ ہے۔ یہ لوگ جو اپنے بادشاہ کے بھیجے ہوئے آئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس یقین اور ایمان پر حیران ہوتے ہوئے واپس چل پڑے۔ جو آپ کو خدا اور اس کی صفات پر تھا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے۔ کہ ان کو مقتول بادشاہ ایران کے بیٹے یعنی نئے بادشاہ ایران کا خط مل گیا۔ کہ ہم نے اپنے باپ کو اس کی بعض بدعنوانیوں کی وجہ سے قتل کر دیا ہے۔ اور ہم نے اس کا وہ حکم بھی منسوخ کر دیا ہے۔ جو اس نے عرب کے ایک مدعی کے متعلق دے رکھا تھا۔

خدا کے خاص الخاص تصرفات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی اور ابتدائے اسلام کی ساری تاریخ خدا کے خاص الخاص تصرفات کا مرقع ہے۔ ہجرت کا واقعہ بھی ان تصرفات کو ظاہر کرتا ہے۔ جس رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ چھوڑا۔ اس رات دشمن نے قتل کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ اور قتل بھی بڑے منظم طریق سے ہونا تھا۔ لیکن کچھ بھی نہ بنا۔ حضور چپکے سے نکل گئے۔ پھر انہوں نے پیچھا بھی کیا۔ اور اس غار کے مونہہ تک بھی پہنچ گئے جس میں حضور علیہ السلام اور حضور کے رفیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چھپے بیٹھے تھے لیکن جھک کر دیکھنے کی توفیق نہ ملی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وہ کافر جس نے آپ کو اکیلے پاکر آپ ہی کی تلوار سے آپ پر حملہ کرنا چاہا تھا۔ اس پر آپ کے اس سادے سے فقرے کا جو رعب پڑا کہ ہاں مجھے اللہ بچائیگا۔ یہ بھی خدا کے تصرف کے ماتحت ہی تھا۔ آپ کی ہر جنگ میں خدا کا ہاتھ نظر آتا تھا۔ دشمن ہمیشہ کئی گنا زیادہ طاقت اور زیادہ سامانوں سے حملہ آور ہوتا لیکن ان تمام جنگوں میں تائید الٰہی حضور کے ساتھ ہوتی اور آخری فتح تو ظاہر و باہر طور پر حضور کو ہی حاصل ہوئی۔ یہ تصرف جو خدا اپنے دین کے قائم ہوتے وقت دکھاتا ہے۔ یہ خدا کی ہستی کا ثبوت ہوتا ہے۔ آخر یہ کیوں ہوتا ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو دنیا کے خلاف پیغام لیکر اٹھتا ہے۔ وہ دنیا کے مقابلے میں ہر لحاظ سے حقیر ہے۔ اور دنیا اسے حقیر جانتی ہے اور پھر اس کا مقابلہ بھی کرتی ہے۔ لیکن وہ خدا سے یقین حاصل کر کے پہلے سے کہہ دیتا ہے کہ خدا کے فضل سے کامیاب میں ہی ہونگا اور پھر وہ کامیاب ہو بھی جاتا ہے۔ یعنی وہ تعلیم جسے دشمن دبا دینا چاہتا ہے۔ اور جسے دبانے کیلئے دشمن کے پاس ہر قسم کے سامان بھی ہوتے ہیں وہ تعلیم نہیں دبتی بلکہ فروغ حاصل کرتی ہے مخالف تعلیمیں جنکے بدلے میں خدا تعالےٰ ایک نئی تعلیم کو یا پرانی تعلیم کے ایک نئے مفہوم کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ مٹا دی جاتی ہیں۔

دو قسم کے دینی انقلابات

قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دینی انقلابات جنکے وقت میں اللہ تعالےٰ خاص طور پر اپنی مالکیت کا ظہور کرتا ہے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ کسی پرانی تعلیم کی جگہ جو اپنا زمانہ افادیت پورا کر چکی ہو۔ ایک نئی اور بہتر تعلیم قائم کر دی جائے اور دوسرے یہ کہ ایک پرانی تعلیم جس کا زمانہ افادیت جاری ہے۔ لیکن جس کا ایک غلط مفہوم دنیا میں قائم ہو گیا ہے۔ اس غلط مفہوم کو مٹا کر اس مفید تعلیم کا صحیح مفہوم یعنی ایسا مفہوم جو اس تعلیم کے اصلی منشا کے بھی مطابق ہو۔ اور جس سے زمانے کی بڑھتی ہوئی ضروریات بھی پوری ہو سکتی ہوں۔ اب مفہوم دنیا میں قائم کیا جائے۔ پہلی قسم کے انقلابات کا زمانہ تو اب ختم ہے کیونکہ قرآن شریف کے ذریعہ ایک کامل اور ہمیشہ فائدہ دینے والی تعلیم دنیا کو دی جا چکی ہے۔ لیکن اس کامل اور ہمیشہ فائدہ دینے والی تعلیم کا غلط مفہوم دنیا میں قائم ہو جائے اور تعلیم کا اصل منشا بھی دنیا کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے اور زمانے کی ضروریات بھی اس مفہوم سے پوری نہ ہوتی ہوں۔ تو خدا تعالےٰ اس اصلی اور زمانے کی ضرورت کے لحاظ سے مفید مفہوم کو دنیا میں ضرور قائم کرے گا۔ جیسا کہ فرمایا مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ط

احمدیت کے ذریعہ دنیا میں انقلاب

اس دوسری قسم کے دینی انقلاب کے زمانے میں بھی خدا تعالےٰ اپنی مالکیت کی شان دکھلاتا ہے کیونکہ یہ زمانہ بھی دین کے قائم ہونیکا زمانہ ہوتا ہے۔ جو دینی انقلاب سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں ہو رہا ہے اور جس کا مقابلہ دشمن ایڑی چوٹی سے کر رہا ہے۔ اور جس مقابلے کیلئے دشمن کے پاس ہر قسم کے سامان ہیں اور جن سامانوں کو وہ پوری قوت سے استعمال بھی کر رہا ہے اس دینی انقلاب میں بھی خدا تعالےٰ کی مالکیت اپنا کام کر رہی ہے۔ کیونکہ سورہ فاتحہ میں جو قرآن شریف کا خلاصہ ہے خدا تعالیٰ کی ایک بڑی صفت جو بیان کی گئی ہے۔ وہ مالک یوم الدین ہے یعنی الدین کے قائم ہونے کے زمانے کا مالک ہے۔

یوم الدین کا مالک

یوم الدین کے ایک معنی یوم آخرت کے بھی ہیں یعنی اس وقت کے جبکہ انسان جزا اور سزا کے لئے اپنے اعمال اور اپنی اس زندگی کو پورا کر کے خدا کے حضور کھڑا کیا جائیگا۔ اس دن صرف اللہ ہی مالک ہوگا۔ اسمیں ایک لطیف اشارہ یہ ہے کہ اس دنیا میں اور اس زندگی میں تو اور بھی چھوٹے چھوٹے مالک ہوتے ہیں گو وہ طفیلی ہوتے ہیں اور ان کی مالکیت خدا کے رحم پر ہوتی ہے لیکن وہ مالک ہوتے ضرور ہیں اور ان کو ایک حد تک مالک بنا کر خدا تعالےٰ ان کی مالکیت میں دخل بھی نہیں دیتا بلکہ انہیں اچھے یا برے طریق پر اپنی اپنی مالکیت کا اظہار کرنے کا موقعہ دیتا ہے۔ ایسی مالکیتوں کیوجہ سے کئی لوگ دکھ پاتے ہیں۔ اُن پر ظلم کئے جاتے ہیں۔ ان کے حقوق دبا لئے جاتے ہیں ایسے دکھی لوگوں اور مظلوموں کو ایک امید کا پیغام اس صفت میں دیا گیا ہے۔ کہ اگرچہ اہم وقتوں میں تو اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنی مالکیت کا اظہار کرتا رہتا ہے لیکن یوم آخرت میں تو ہر وقت وہ خود ہی مالک ہوگا۔ اور ہر شخص سے خود براہ راست اور بلا کسی واسطے کے معاملہ کریگا۔ یہ کہکر دکھی اور مظلوم لوگوں کی مایوسی کو امید سے بدل دیا ہے۔

ایک سوال اور اسکا جواب

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیوں نہ اسی دنیا میں مالکیت کا پورا جلوہ ہوا۔ کیوں نہ اس دنیا کے ظالم مالکوں کو مٹا دیا گیا اور خدا کی حکومت کو اسی دنیا میں قائم کر دیا گیا تا کہ اس دنیا میں بھی کوئی دکھ نہ پائے۔ نہ ظلم سہے۔ یہ سوال معترض کئی شکلوں میں اور بار بار کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ انسان کی ترقی آزاد عملوں سے ہوتی اور ہو سکتی ہے۔ ترقی کا مفہوم ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان اپنے ارادے اور اپنے اختیار اور اپنی مرضی سے کچھ کرے اور پھر ترقی کرے۔ انسان کے اختیار میں ہو کہ وہ آرام سے بیٹھا رہے لیکن پھر وہ آرام نہ کرے بلکہ کام کرے اور کام سے ترقی کر جائے۔ یہ ترقی ترقی ہے۔ جو کام کسی مجبوری کیوجہ سے ہے یا کسی قدرتی قانون کیوجہ سے ہے۔ یا حالات اور سامانوں کے نتیجہ میں ہے۔ وہ کام ترقی نہیں کہلاتے۔ ترقی وہی کام کہلاتے ہیں جو انسان کی کوشش کا نتیجہ ہوں۔ اور کوشش آزاد عمل کا نام ہے۔ اب آزاد عمل کیلئے ضروری ہے کہ اسمیں عمل کرنیوالے کا دخل ہو۔ انسانی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انسانی اعمال میں انسانی تصرف ہو۔ اور تصرف کے معنے یہ ہیں کہ کچھ سامان اور کچھ قوا راسے ایسے دیئے جائیں جن کا وہ مالک ہو۔ یہ وہ ظلی مالکیت ہے جو انسان کو خدا تعالےٰ سے حاصل ہے اور جس کا نیک یا بد استعمال کرنے پر وہ قادر ہے۔ اگر اسی زمانے میں خدا تعالےٰ اپنی مکمل مالکیت کا جلوہ دکھانا شروع کر دے تو پھر انسان کو اپنے عمل دکھلانے کا موقعہ ہی نہ ملے اس کا ہر عمل ایک مجبوری بن جائے اگر وہ کوئی اچھا عمل کرے گا۔ تو اس کی اچھائی کی وجہ سے نہیں بلکہ لالچ کی وجہ سے ہوگا۔ اور اگر وہ کسی بُرے عمل سے بچے گا۔ تو وہ اس کی بُرائی کی وجہ سے نہ بچے گا۔ بلکہ خوف کی وجہ سے بچے گا۔

نبی کی بعثت کا زمانہ

پس ضروری ہے۔ کہ اس دنیا میں انسانوں کی ظلی مالکیت قائم کی جائے اور آخرت میں یہ پردہ اٹھا دیا جائے اور اسوقت خدا کی مالکیت پورے طور پر قائم ہو۔ اس دنیا میں بھی جب ظلی ملکیتوں کے بُرے استعمال سے دنیا میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور امراء اور حاکم اور علماء جنکی عزت دنیا میں قائم ہو جاتی ہے۔ دنیا میں ظلم کی بنیاد رکھ دیتے ہیں۔ امراء غرباء کے حقوق تلف کرتے ہیں۔ حاکم محکوموں کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں اور جدّی علماء اپنی عزت کے گمان میں لوگوں کی آزادی رائے اور آزادی فکر چھین لیتے ہیں اور تقوی اور دینداری کے لحاظ سے لوگوں کے درجے باطنی خوبیوں کیوجہ سے نہیں بلکہ ظاہری اور رسمی آداب کیوجہ سے گنائے جانے لگتے ہیں اسوقت اعزاز اور نیکی کے لئے ایک ایسے میزان کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور عدل و انصاف کے زیادہ قریب ہو ایسا میزان قائم کرنے کے لئے خدا تعالےٰ جو حقیقی مالک ہر چیز کا ہے۔ جو حکومت۔ عزت۔ علم۔ ہر چیز کا مالک ہے۔ دنیا میں ایک نبی بھیجتا ہے کیونکہ ظلی مالکیتوں والے اپنی مالکیتوں کے بُرے استعمال سے دنیا میں فساد ڈال چکے ہوتے ہیں۔ اور جو حقیقی طور پر معزز ہیں ان کو ذلیل اور حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اور جو حقیقی طور پر علم و عرفان رکھتے ہیں یا اس کے رکھنے کے اہل ہوتے ہیں۔ ان کو جاہل گردانا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ جو اصل مالک ہے۔ ایک نبی کو بھیجکر ایک نیا میزان اور ایک نیا پیمانہ دنیا میں قائم کرتا ہے۔ دنیا اس کی مخالفت کرتی ہے۔ لیکن وہ نیا میزان قائم ہو کر رہتا ہے۔ اور پھر وہ معزز گنا جاتا ہے جو اس میزان پر معزز ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ عالم اور عارف سمجھا جاتا ہے۔ جو اس میزان کے لحاظ سے عالم اور عارف ثابت ہو۔

31
Digitized By Khilafat Library Rabwah

چھوٹے بڑے اور بڑے چھوٹے کئے جاتے ہیں

پس نبی کے زمانے میں جہاں اور انقلاب آتے ہیں۔ وہاں یہ بھی ہوتا ہے کہ کئی بڑے ہوتے ہیں۔ جو چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں۔ اور کئی چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو بڑے کر دیئے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں حضور علیہ السلام کے وہ صحابی جن سے کفار جوتیاں اٹھوانا بھی اپنی ہتک سمجھتے تھے۔ ان مغرور لوگوں پر حاکم بنا دیئے گئے۔ اور وہی جنہیں علمی طور پر حقیر سمجھا جاتا تھا۔ دنیا کے استاد بن گئے۔ اس زمانے میں بھی یہ بات دہرائی جا رہی ہے۔

دنیا کی ہر قسم کی قیادت اور قادیان

جماعت احمدیہ کو دنیا حقیر جانتی ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ دنیا پر یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ دنیا کی علمی اخلاقی اور روحانی قیادت قادیان میں مرکوز ہو رہی ہے۔ دنیا کا کوئی اہم مسئلہ نہیں جس پر ہمارے امام ایدہ اللہ بنصرہ کے خیالات ہمارے امام کا علم اور ہمارے امام کی ہدایات باقی لوگوں سے زیادہ مفید زیادہ دور رس اور زیادہ قرین عدل و انصاف نہ ہوں۔ دنیا کے سامنے آج سب سے بڑا سوال یہی ہے۔ کہ ہر شخص کو روٹی اور کپڑا اور دوسری سہولتیں کیسے مہیا کی جائیں۔ اور اس کے لئے بالعموم دو مختلف قسم کی سکیمیں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک وہ جو افراد کی کمائی میں کچھ بھی دخل نہیں دینے دیتیں۔ یا بہت کم دخل کی روادار ہیں۔ اور انفرادی آزادی کو انتہا تک پہنچانے والی ہیں۔ دوسری قسم کی سکیمیں وہ ہیں۔ جو انفرادی آزادی کو بالکل کچل کر ساری ملکیت حکومت کے ہاتھ میں دینا چاہتی ہیں۔ اور اس طرح سب کے روٹی کپڑے کا سامان کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن ہمارے امام نے جو سکیم اسلام اور بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کی روشنی میں بیان کی ہے۔ وہ انفرادی آزادی اور حکومت کے تصرف دونوں کے فوائد کو جمع کرتی ہے۔ اور دنیا کے لئے ترقی اور امن دونوں قسم کی برکتوں کے دروازے کھولتی ہے۔ جب یہ سکیم دنیا میں شائع ہوگی۔ تو دنیا اقرار کرنے پر مجبور ہوگی۔ کہ قادیان کی سکیم دوسری سکیموں سے بہت بہتر ہے۔ اور خدائی تصرف اس گاؤں کو قیادت کا درجہ دے دیگا۔ اور وہ جسے دنیا حقیر سمجھتی تھی۔ دنیا کے حقیقی مالک کی تائید سے معزز سمجھا جانے لگے گا۔

اخلاق کا معیار

ہاں میں نے کہا تھا۔ کہ خدا کی صفات میں نہ صرف دنیا و مافیہا کا سچا فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اس میں اخلاق کی سائنس بھی بیان کر دی گئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اور اسکی صفات سے قطع نظر کر کے اخلاق کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔ تو کوئی مستقل تعریف اخلاق کی نہیں ملتی۔ نہ ہی کوئی مستقل منتہا نظر آتا ہے صرف بحثیں ہی بحثیں رہ جاتی ہیں۔ اگر اخلاق کا معیار خوشی یا اطمینان یا ترقی یا اور اسی قسم کے کسی لفظ سے بیان کیا جائے۔ تو ہمیشہ یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ کس کی خوشی۔ کس کا اطمینان کسی کی ترقی؟ یعنی اگر کوئی کہے۔ کہ نیک اخلاق وہ اعمال ہیں۔ جن کے نتیجہ میں خوشی پیدا ہوتی ہے۔ یا اطمینان پیدا ہوتا ہے یا ترقی پیدا ہوتی ہے۔ تو سوال ہوگا۔ کہ کس کی خوشی یا کس کا اطمینان یا کس کی ترقی؟ اسی سوال کے جواب پر اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر اختلاف کو ظاہر نہ بھی کیا جائے گا۔ تو وہ کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو جائیگا۔ چنانچہ یورپین مفکرین ایسے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے اپنے یورپین تعصبات کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ وہ ان سوالوں کے جواب دیتے وقت دبے الفاظ میں یہی کہہ دیتے ہیں۔ کہ بنی نوع انسان کے مہذب حصے کی خوشی یا اس مہذب حصے کا اطمینان یا اسکی ترقی مقدم ہے۔ اور یہ وہ میزان ہے۔ جس سے باقی دنیا کے اخلاق کی قیمت کو ناپا جائیگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ مہذب غیر مہذب کی تقسیم فضول ہے۔ ساری دنیا کی خوشی یا ساری دنیا کا اطمینان یا ساری دنیا کی ترقی اصل میزان ہے۔ تو سوال ہوگا۔ کہ اس بات کا فیصلہ کون کرے گا۔ کہ ساری دنیا کی خوشی یا ساری دنیا کا اطمینان یا ساری دنیا کی ترقی کے کیا راستے ہیں؟ اور یورپ والے پھر وہی جواب دیں گے۔ کہ دنیا کا مہذب حصہ اور سوال پھر باقی رہ جائیگا۔ کہ مہذب کون ہے؟ اور غیر مہذب کون؟ لیکن اگر خدا کی صفات کو اخلاق کا معیار مان لیا جائے۔ تو اخلاق کی ایک مستقل تعریف مل جاتی ہے۔ اور نیک اخلاق کا ایک مستقل منشا معلوم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں نے انسان کو اپنی عبودیت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور خدا کا عبد بننے کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ انسان خدا کی صفات کو اپنے اندر جذب کرے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کا وجود ایک مستقل وجود ہے۔ جو سب انسانوں سے بالاتر ہے۔ جو سب تعریفوں کے لائق ہے۔ بس اسکی صفات ہمارے لئے نمونہ اور انتہائی نمونہ ہیں۔ ان کی نقل ہمارا دستور العمل ہے۔ اس طرح نیک اخلاق کی ایک مستقل تعریف اور اس کا ایک مستقل منتہا مل جاتا ہے۔

اخلاقی ترقی کا پروگرام

سورہ فاتحہ میں جس ترتیب سے خدا تعالیٰ کی صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس ترتیب میں ہر فرد کے لئے اخلاقی ترقی کا ایک پروگرام بیان کر دیا گیا ہے۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یہ ترتیب ہے۔ جو ان صفات میں رکھی گئی ہے صفت رب اپنی عمومیت کے لحاظ سے سب پر حاوی ہے۔ اس میں نہ صرف کل بنی نوع انسان اور تمام جہان شامل ہیں۔ رحمٰن اس سے کم عام۔ رحیم اس سے کم۔ اور مالک اس سے کم۔ بلکہ صفت مالک میں تو خدا اور ایک ایک فرد بشر کے تعلق کو بیان کیا گیا ہے۔ گویا اس ترتیب سے خدا اپنے ایک ایک بندے تک پہنچتا ہے۔ اب بندہ جب خدا کی طرف بڑھنا شروع کرے گا۔ تو پہلے صفت مالک کی نقل کرے گا۔ اور خدائی مالکیت کا پرتو وہ اپنے اخلاق میں دکھلائے گا۔ اس کے بعد رحیمیت کی نقل کرے گا۔ اس کے بعد رحمانیت کی۔ اور سب سے آخر ربوبیت کی۔ ہماری اخلاق ترقی کا پہلا زینہ مالکیت ہے۔ یعنی خدائی مالکیت کی نقل۔ خدا بھی مالک ہے۔ اور ہم بھی چھوٹے چھوٹے مالک ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہماری مالکیتوں پر خدا کی مالکیت کا سایہ ہو۔ اور اسکی مالکیت کی نقل ہماری مالکیت ہو۔ یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم بھی جب دوسروں کے متعلق فیصلے کریں۔ یا ان کے متعلق کوئی رائے قائم کریں۔ تو کسی حقیقی علم کی بناء پر کریں۔ سنی سنائی باتوں پر نہ کریں۔ پھر ہم اپنے فیصلوں کو انہی لوگوں تک محدود رکھیں۔ جن کے متعلق وہ ہیں۔ یہ نہ کریں۔ کہ ناراض تو ہم زید سے ہوں لیکن بکر اس کے بھائی سے بھی ناراض ہو جائیں۔ پھر اگر ہمیں سزا دینے کی طاقت ہو۔ تو ہمیشہ جرم کے مطابق سزا دیں۔ جرم سے زیادہ سزا نہ ہو۔ پھر یہ بھی ہو۔ کہ اگر جرم کو کم کرنے والی کچھ باتیں ہوں۔ تو ان کا بھی لحاظ کریں۔ پھر ہم اپنا فیصلہ کرتے وقت کسی کی سفارش نہ سنیں۔ کیونکہ مالک تو ہم ہیں۔ یہ مالکیت کسی دوسرے کی سفارش پر چھوڑ کر ہم اپنی مالکیت کی ہتک کرنیوالے کیوں بنیں؟ پھر ہم یہ دیکھیں کہ ہمارے فیصلوں میں رحم کا پہلو غالب رہتا ہے۔ یا نہیں۔ اور جب ہمیں اختیار ہوتا ہے۔ تو ہم معاف کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں یا نہیں؟ مالکیت کی ان شرائط کا علم قرآن شریف سے ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کی صفات جو بیان ہوئی ہیں۔ ان میں اخلاق کی سائنس بھی بیان کر دی گئی ہے۔ اسی طرح مالکیت سے ترقی کر کے انسان رحیمیت کا درجہ پا سکتا ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ دوسروں کو ان کے حق سے زیادہ دے۔ رحمانیت کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ وہ بغیر دوسروں کے احسانوں کے ان پر احسان کرے۔ اور ربوبیت کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وہ ساری دنیا کی بھلائی کے لئے کوشاں ہو۔ اور اسے اپنا فرض بنائے۔ اگر صفت مالک یوم الدین پر غور کیا جائے۔ تو اس میں ایک لطیف اخلاقی اشارہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ایک انسان کو دوسرے انسانوں پر اختیار ہو۔ تو وہ اپنی مالکیت کا اظہار حتی الوسع براہ راست اور بلاواسطہ کرے۔ بے شک ایسا کرنا آسان نہیں اور عملی حدود اس قسم کی مالکیت کے اظہار میں مانع ہیں۔ لیکن جو افسر اپنے ملازموں یا ماتحتوں کو کلی طور پر دوسرے ملازموں یا ماتحتوں کے رحم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ مالکیت کے اخلاقی تقاضے کو پورا نہیں کرتے۔ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگ جنہیں خدا نے دوسروں پر اس حد تک تصرف دیا ہو۔ ان کا فرض ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے اپنے ماتحتوں کا خود خیال رکھیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہٖ۔ مالک یوم الدین یعنی خدا کو جزا سزا کے دن کا مالک گردان کر ایک عجیب اخلاقی توازن سکھلایا گیا ہے۔ جس روز ہمارے اعمال ہمارے گناہوں اور ہماری نیکیوں کی قیمت اللہ تعالیٰ لگائے گا۔ اس روز وہ محض بادشاہ کی حیثیت سے نہیں بیٹھے گا۔ بلکہ مالک کی حیثیت سے۔ کیونکہ بادشاہ تو وہ ہے ہی کیونکہ فرمایا۔ للہ ما فی السموات وما فی الارض جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ وہ سب اسی کے لئے ہے۔ مالک کہکر خدا کی بادشاہت پر مضمون کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اور وہ اس لئے کہ مالک گناہ بخش سکتا ہے محض بادشاہ بخش نہیں سکتا ۔ بادشاہ کو پورا تصرف حاصل نہیں ۔ وہ قانون اور رواج اور حقوق کے پیمانے کا پابند ہے ۔ لیکن مالک دوسروں کا حق دبائے بغیر کسی حکمت کے ماتحت کسی کو حق سے زیادہ بھی دے سکتا ہے ۔ اس سے امید کا زبردست پہلو نکلتا ہے ۔ کیونکہ عادل بادشاہ ایک جج کی حیثیت رکھتا ہے ۔ وہ کسی کو معاف کرے تو وہ قانون کے اندر رہ کر کر سکتا ہے اگر قانون کے باہر جائے تو خود مجرم بنتا ہے ہاں مالک صاحب اختیار رہے ۔ چاہے تو ایسا کر سکتا ہے ۔ ایسے خدا سے گنہگار معافی کی امید رکھ سکتا ہے ۔ لیکن وہ مالک ہے اسے اپنی ملکیت کے نیک و بد کی بھی غیرت ہوگی ۔ اسلئے معافی کی امید ایک توازن پر قائم رہیگی ۔ یہ نہ ہوگا کہ جو مرضی ہے کرو سب معاف ہوتا چلا جائے گا ۔ کیونکہ مالک خدا اپنی حکمت کے ماتحت سزا بھی دے گا ۔ اسلام کی اخلاقی تعلیم میں جو توازن پایا جاتا ہے وہ خدا کی ایسی صفات پر ہی غور کرنے کا نتیجہ ہے ۔ جو قرآن شریف میں بیان ہوئی ہیں دین کے معنی چونکہ اطاعت کے بھی ہیں اسلئے یہ اخلاقی لفظ بھی صفت مالک یوم الدین سے نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی صرف اطاعت کی گھڑیوں کا مالک ہے ۔ بعض لوگ بعض لوگوں کی نیکیاں گنوا کر کہتے ہیں کہ انہیں کیا انعام ملا ۔ اور اس طرح خدا کے فیصلے پر اعتراض کرتے ہیں ۔ کئی لوگ بعض دنیاداروں کی ناکامی کو محل اعتراض بنا لیتے ہیں ۔ حالانکہ انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تو اطاعت کی گھڑیوں کا ذمہ لیتا ہے ۔ جو گھڑیاں انسان خدا کی اطاعت میں گزارتا ہے ۔ ان کے لئے تو وہ انعام کا مستحق ہے ۔ لیکن جو گھڑیاں وہ سستی میں گزارتا ہے انکے لئے وہ کیسے انعام پا سکتا ہے؟

ایک اور اخلاقی نکتہ اسی اطاعت کے مفہوم سے یہ نکلتا ہے ۔ کہ جب اللہ تعالیٰ بھی صرف اطاعت کی گھڑیوں کا اجر دیتا ہے ۔ تو ہمیں بھی اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کا ساتھ اس حد تک دینا چاہیئے ۔ جس حد تک وہ حق پر ہوں ہر بات میں ان کا ساتھ دینا صفت مالک یوم الدین کی روح کے خلاف ہے ۔ اگر اسی نکتے کو لے لیا جائے ۔ تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے ۔ ہر فرد ۔ ہر قوم اس بات کو اپنا اصل بنالے ۔ کہ وہ کسی دوسرے فرد یا کسی دوسری قوم کا ساتھ نہ دے گی ۔ سوائے اس صورت میں کہ وہ حق پر ہو ۔ تو دنیا سے ظلم اٹھ جائے اور اس کی جگہ امن قائم ہو جائے ۔ یہ جنبہ داری اور دھڑے بندی ہے ۔ جس سے دنیا میں فساد پیدا ہو جاتا ۔ اگر صرف اطاعت کی گھڑیوں کا لحاظ رکھا جائے تو ایسا نہ ہو ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ میں نظامت استقبال کی خدمات

نظامت استقبال کے سپرد مہمانوں کے استقبال کا کام قادیان ریلوے سٹیشن کے علاوہ بٹالہ اور امرتسر میں بھی تھا جہاں تک گاڑیوں کا تعلق تھا ۔ مہمانوں کو اس دفعہ سخت تکلیف رہی ۔ ریلوے کی طرف سے صرف دو ڈبے زائد لگوانے کی منظوری تھی ۔ مگر بعض اوقات سات آٹھ زائد ڈبے لگوانے کے باوجود مہمانوں کو سخت مشکل پیش آئی ۔ یہ بھی کوشش کی گئی کہ لاٹ کی گاڑی سے کچھ ڈبے بٹالہ میں کاٹ کر قادیان کی گاڑی کے ساتھ لگا دیئے جائیں مگر حکام بالا اس پر رضامند نہ ہوئے ۔ اس وجہ سے مہمانوں کو بٹالہ میں گاڑی تبدیل کرنے میں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ۔ اس کے علاوہ بہت سا سامان بھی ضائع ہوا ۔ امرتسر میں مہمانوں کو قادیان کا ٹکٹ لینے میں بھی دقت رہی ۔ کوشش کی گئی ۔ کہ قادیان کے ٹکٹ جاری کرنے کے لئے الگ کھڑکی کھولدی جائے ۔ اور اس پر سٹیشن ماسٹر صاحب امرتسر رضامند بھی ہو گئے ۔ مگر وہاں کے ریلوے سٹاف کے غیر ہمدردانہ رویہ کی وجہ سے یہ انتظام نہ ہو سکا ۔ بٹالہ کے ریلوے سٹاف کا رویہ بھی ہمدردانہ نہ تھا ۔ باوجود مشکلات کے مہمانوں کی خدمت کی ہر ممکن کوشش کی ۔ مثلاً قادیان سٹیشن پر سامان کی حفاظت کرنا ۔ فرودگاہوں کی اطلاع بہم پہنچانا ۔ تانگے ۔ قلی مہیا کرنا گمشدہ قلیوں کی تلاش وغیرہ ۔

واپسی کے ایام میں شدید سردی کے باوجود نظامت استقبال کے کارکن ۲½ بجے شب اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے ۔ اور ٹکٹ دلانے میں سہولت پیدا کی ۔ بکنگ کے لئے چار کھڑکیاں تھیں ۔ اس سال کوئی شکایت ایسی موصول نہ ہوئی کہ کسی صاحب کو منزل مقصود کا ٹکٹ نہ ملا ہو ۔ نیز اس امر کی بھی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی کہ اصل کرایہ سے زائد رقم وصول کی گئی جہاں تک مقامی سٹیشن کا عملہ سے تعلق ہے ۔ ہمیں ان کے ہمدردانہ رویہ اور ان تھک کوششوں کا اعتراف ہے ۔ اس کیلئے ہم مسٹر عطار حسین صاحب بٹ ٹریفک انسپکٹر ۔ لالہ سوہن لال صاحب سٹیشن ماسٹر اور مسٹر بہاری لال اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے ممنون ہیں ۔

واپسی پر شاید کسی ڈبہ کا سیدھے لاہور جانے کا انتظام نہ ہوتا ۔ اور مہمانوں کو بٹالہ میں گاڑی تبدیل کرنے کی زحمت گوارا کرنی پڑتی اگر مسٹر گل عبداللہ صاحب اے ٹی او (A.T.O) یہاں تشریف نہ لے آتے ۔ انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ۔ تو انہوں نے فوراً اس بات کا انتظام کر دیا کہ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ دسمبر کی شام کی گاڑی سے دو ڈبے روزانہ سیدھے لاہور جائیں ۔ اس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں ۔ بٹالہ کے مستقل کارکنان استقبال کے علاوہ قادیان سے ہر روز کچھ کارکن شام کی گاڑی سے بٹالہ جاتے اور مہمانوں کو سوار کراتے ۔ اور ان کے سامان وغیرہ کی حفاظت کرتے ۔ نیز اس امر کا انتظام کرتے کہ کوئی مہمان رات کے وقت وہاں رہ نہ جائے ۔ اس طرح واپسی کے ایام میں بھی روزانہ یہاں سے کارکن بٹالہ جاتے رہے ۔ اور لاہور کی گاڑی میں سوار کرانے میں مدد دیتے رہے ۔ ان کارکنوں کی مساعی کے نتیجہ میں بٹالہ میں بہت سا سامان ضائع ہونے سے محفوظ رہا ۔

امرتسر میں مکرم بابو محمد شریف صاحب نے اپنے معاونین کے ساتھ بہت محنت سے کام کیا انہوں نے ریلوے حکام سے مل کر مہمانوں کے لئے گاڑیوں کی سہولت حاصل کرنے کی کوشش کی ۔

نظامت استقبال کے ناظم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم ۔ اے تھے ۔ انہوں نے اپنے فرائض منصبی کو بہت عمدگی کے ساتھ سرانجام دیا ۔

(افسر سالانہ جلسہ)

رفتار مجالس

سال رواں کی پہلی سہ ماہی

سال رواں کے ابتداء سے ہی یہ ارادہ تھا کہ رفتار مجالس کے عنوان کے ماتحت ہر سہ ماہی ایسی دس مجالس جو تمام مقامی و بیرونی مجالس میں سے سہ ماہی زیر رپورٹ میں مستعد ترین ہوں ۔ ان کی فہرست شائع کر دی جائے ۔ تاکہ ان میں سبقت کی روح پیدا کی جائے ۔ اور مجلس کے کاموں میں نسبتاً زیادہ مستعدی کے لئے تحریص کے لئے اس طریق کو مفید بنایا جائے ۔ لیکن بعض وجوہ کے ماتحت چونکہ یہ رپورٹیں بروقت مرتب و تیار نہیں ہو سکیں ۔ اس لئے ہر سہ ماہی کے ختم ہونے پر یہ فہرستیں شائع نہیں کی جا سکیں ۔ چنانچہ مرکز کی طرف سے مجالس سے معذرت کے ساتھ "الفضل" کی آج کی اشاعت میں سال رواں کی پہلی سہ ماہی کی رفتار مجالس عرض ہے :-

دارالبرکات (قادیان) بورڈنگ مدرسہ احمدیہ (قادیان) شملہ ۔ کیرنگ (اڑیسہ) لاہور ۔ حیدرآباد دکن ۔ داتا زیدکا (سیالکوٹ) ناسنور (کشمیر) دارالانوار (قادیان) کراچی

(ملک عطاء الرحمن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

ایک عمدہ موقع

سرکاری محکمہ دہلی میں ایک سٹینو ٹائپسٹ اور کلرکوں کی ضرورت ہے ۔ سٹینو ٹائپسٹ کی تنخواہ ۔/۱۱۰ ۔ اور ۔/۱۴ روپیہ ڈیرنس الاؤنس ۔ اور کلرکوں کے لئے تنخواہ ۷۰ روپیہ اور ڈیرنس الاؤنس ۔/۱۴ ہے ۔ امیدوار میٹرک پاس ہوں ۔ خواہشمند احباب درخواستیں معہ نقول سندات سرنامہ چھوڑ کر نظارت ہذا کو بھجوا دیں ۔ ناظر امور عامہ

شرح چندہ عید فنڈ

حال میں ایک صاحب کی طرف سے اس امر کی شکایت موصول ہوئی ہے کہ میں نے کسی سے ادھار لیکر ۱۲ کی رقم عید فنڈ کے چندہ کے طور پر پیش کر کے عذر کیا کہ میری توفیق اسی قدر ہے ۔ لیکن سیکرٹری صاحب مال نے ایک روپیہ سے کم ہونے کی وجہ سے اسے قبول نہ کیا ۔ عہدہ داران و احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابتداء میں عید فنڈ کی شرح ایک روپیہ فی کس ہی مقرر فرمائی تھی مگر جو لوگ آجکل تنگی کے زمانہ میں اس قدر استطاعت نہیں رکھتے ان سے ان کی حیثیت کے مطابق کم بھی لیا جا سکتا ہے ۔ تاکہ غربا اس ثواب سے محروم نہ رہیں ۔

(ناظر بیت المال)

حلقہ امارت پوہلا مہاراں و بہلولپور عہدہ دار فوراً توجہ فرمائیں

ضلع سیالکوٹ میں حلقہ ڈسکہ - حلقہ درگانوالی - حلقہ کھیوہ باجوہ - حلقہ چانگریاں حلقہ داتازیدکا. حلقہ پوہلا مہاراں اور حلقہ بہلولپور کے نام سے سات حلقے بلحاظ امارتوں کے قائم ہیں۔ اس وقت تک باقی سب حلقوں میں جدید انتخابات کے ماتحت امراء کا انتخاب ہو چکا ہے۔ مگر حلقہ پوہلا مہاراں اور حلقہ بہلولپور میں امراء کا انتخاب نہیں ہوا۔ اور نہ صرف یہ کہ انتخاب ہی نہیں ہوا۔ بلکہ مرکز کے ایک کارکن کو جس نے ان حلقوں میں انتخاب کرانا چاہا یہ شکایت ہے۔ کہ بعض جماعتوں کے عہدہ دار اس کام کے لئے تعاون اور توجہ نہیں کرتے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ شکایت بہت حد تک درست ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ باوجود بار بار اعلان کرنے کے آٹھ دس ماہ میں اس وقت تک انتخاب نہ ہوتا۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے ہر دو حلقوں کے موجودہ امراء اور پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کو تاکید کرتا ہوں۔ کہ وہ فوراً امراء کا جدید انتخاب کر کے ۳۱ر جنوری تک نظارت علیا میں رپورٹ بھجوانے کا انتظام کریں۔ چونکہ پہلے ہی آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ اس لئے اب اس اعلان کے بعد بھی اگر ۳۱ر جنوری تک جدید انتخاب کی رپورٹیں ہر دو حلقوں سے نہ آئیں۔ تو نظارت علیا کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور یہ سفارش کی جائے گی۔ کہ ان ہر دو حلقوں کو امراء کے انتخاب کے لئے ایک عرصہ تک بطور سزا کے محروم کیا جائے۔ اور حضور خود مناسب احباب کو دونوں حلقوں میں امیر نامزد فرما دیں۔ (ناظر اعلیٰ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان کیلئے ضرورت

مستقبل قریب میں فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ (محکمہ تحریک جدید) کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہوگی۔ باقاعدہ ٹریننگ کے بعد ان کے سپرد مختلف کام کئے جائینگے۔ خواہشمند احباب اپنے کوائف سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (۱) ایم۔ ایس۔ سی۔ کیمسٹری دو (۲) بی۔ ایس۔ سی کیمسٹری (کم از کم سیکنڈ ڈویژن) دو۔ (۳) ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر۔ ایک (۴) میکینیکل انجینئر۔ بی۔ ایس۔ سی۔ انجینئرنگ ایک۔ (۵) ہیڈ مستری (جو کافی تجربہ رکھتا ہو) ایک (۶) ایک قابل پرسنل اسسٹنٹ جو گریجوایٹ ہوں۔ اور دفتری کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اقتصادیات کے طالب علم کو ترجیح دی جائے گی۔

علاوہ اس کے اراضیات سندھ کے لئے کم از کم آٹھ ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو مڈل پاس ہوں۔ اور زمیندارہ خاندانوں سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کو زراعتی کالج لائل پور سے ٹریننگ دلوا کر سلسلہ کی زمینوں پر کام کرنے کے لئے سندھ بھیجا جائے گا۔ ٹریننگ ایک سال کی ہوگی۔ نوٹ :۔ جو احباب زندگی وقف کر کے کام کے لئے پیش کریں گے۔ ان کے گذارے اور الاؤنس کی صورت واقفین زندگی کی شرائط کے مطابق ہوگی۔ اور جو احباب عام ملازمت کے رنگ میں آنا پسند کریں۔ ان کے ساتھ شرائط حسب حالات مختلف ہوں گی۔ جو انٹرویو کے بعد طے کی جائینگی۔ (انچارج تحریک جدید)

ایک دھوکہ باز کے متعلق اعلان

متعدد مقامات سے عہدیداران جماعت کی مصدقہ اطلاع ہے۔ کہ ایک شخص بنام کنور اقبال احمد دھوکہ فریب سے مرکز کی "جعلی سفارشی چٹھیاں" بنا کر اپنی امداد کیلئے چندہ جمع کر رہا ہے۔ اس نے مرکزی دفاتر سے دفتر کے فارم چرا کر "ناظر دعوۃ وتبلیغ اور "پرائیویٹ سیکرٹری" صاحب کے جھوٹے دستخط بنائے ہوئے ہیں۔ اور "ناظر دعوۃ وتبلیغ" "اور پرائیویٹ سیکرٹری" کی جھوٹی مہریں بھی لگائی ہوئی ہیں۔ جماعتہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس شخص کو ہرگز کوئی امداد نہ دی جائے۔ اور اسکے تفصیلی حالات دریافت کر کے مرکز کو اطلاع دی جائے۔ اور اسے پولیس کے حوالہ کیا جائے۔ نیز اگر کوئی اس طرح چندہ لینے آئے۔ تو آئندہ اسے روک کر بذریعہ تار مرکز سے پوچھ لیا کریں۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

مجلس مشاورت اور وصولی چندہ

آئندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو فہرست جماعتوں کے چندہ کی پیش کی جائیگی۔ اسمیں ہر ایک جماعت کا موصولہ چندہ تا اخیر فروری ۱۹۴۵ء بمقابلہ تدریجی بجٹ دس ماہ کے درج کیا جائیگا۔ پس تمام جماعتوں اور خصوصاً ان کے ذمہ وار عہدیداران سے گزارش ہے۔ کہ ابھی سے اس بات کی فکر کریں۔ اور اخیر فروری ۱۹۴۵ء تک اسی قدر رقم اپنے چندہ کی داخل خزانہ مرکزی کر دیں۔ جو ان کے دس ماہ کے بجٹ کے مقابلہ میں خاطر خواہ قرار دی جا سکے۔ تا ان کو اور انکی جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ

یاد رکھیئے!

بیوٹرین رجسٹرڈ

کیل چھائیوں بدنما داغوں پھوڑے پھنسیوں پھوڑے تل مہاسوں داد چنبل خارش اگزیما اور جلدی جراثیمی بیماریوں کا مکمل علاج ہے

قیمت [illegible]

اور

بیوٹرین سنو رجسٹرڈ

آپ کی خوبصورتی و ملاحت کو قائم رکھنے کیلئے ہے۔

قیمت (عہ)

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئے

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ و انگریزی دوافروش سے خریدیئے۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو

سرمہ ممیرا خاص

استعمال کرنا چاہیئے۔ فی تولہ عہ/ چھ ماشہ عہ/ تین ماشہ ۱۲/ ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت ہے

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ایسے اشخاص کی ضرورت ہے۔ جو گریجوایٹ ہوں۔ اور محنتی و تجارتی مذاق رکھتے ہوں۔ ایسے لوگوں کو سٹار ہوزری میں ہر قسم کی ٹریننگ دی جائے گی۔ دوران ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائیگا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد منتخب اشخاص کو ۱۰۰-۱۰-۱۵۰ کا گریڈ دیا جائیگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ منتخب اشخاص کو پانچ سال ملازمت کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

چیئرمین سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸/۱۲/۴۴ کو مولوی شیر علی صاحب نے نیاز بیگم بنت اللہ دتا نائب امیر شہر سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ چودھری محمد شریف پوسٹل کلرک بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے مبارک فرمائے۔ ۲۹/۱۲/۴۴ خاکسار ڈاکٹر سراج الدین

الہ بخش نائب ناظر امور عامہ۔

جوب صندل پوڈر

عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ مستورات کے ضعف کو بالخصوص دور کرتا ہے۔ اور بھوک لگاتا ہے۔ قیمت ۸ر تولہ

نیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۸ جنوری - یورپ کے مغربی محاذ پر آرڈینز کے علاقہ میں اتحادی فوجوں نے تیس میل لمبے محاذ پر جرمنوں کے شمالی بلاد پر دبا دیا۔ پڑا ڈالا ہوا ہے - وہ شمال کی طرف پونے میل اور مشرق کی طرف دو میل آگے بھی بڑھ گئی ہیں - اور جرمنوں کی دو نہایت اہم سڑکوں کو کاٹ دیا ہے - ان سڑکوں سے مغربی بازو کی جرمن فوجوں کو رسد اور سامان جنگ جاتا تھا - رائن کے مغربی کنارے پر جرمنوں نے ایک مورچہ بنا رکھا ہے - جسے انہوں نے کچھ اور چوڑا کر لیا ہے - یہ مورچہ پانچ میل لمبا ہے - مگر اس کی چوڑائی کا ابھی پتہ نہیں اور نہ یہ علم ہو سکا ہے کہ یہاں کتنی جرمن فوج ہے -

کل رات اتحادی طیاروں نے جنوبی جرمنی میں میونخ پر دو گھنٹہ میں دو بار بمباری کی - اسکے علاوہ ایک ہزار بمباروں نے کولون - راکوٹ اور دو اور شہروں کے مارشلنگ یارڈوں پر حملے کئے -

لنڈن ۸ جنوری - بوڈاپسٹ کے شمال مغرب میں جرمن بڑے زور کے جوابی حملے کر رہے ہیں - اس وجہ سے میں میل ۔۔۔ ایک شہر کو روسیوں نے خالی کر دیا ہے - چیکوسلواکیہ میں روسیوں نے ایک نیا حملہ شروع کیا ہے - اور بارہ میل اور آگے بڑھ گئے ہیں

روم ۸ جنوری - اٹلی میں کینیڈین دستے روینا کے نو میل شمال کی طرف جھیل ایڈریاٹک کے کنارے پہنچ گئے ہیں - اور دشمن کے کئی دستوں کو ایک دلدلی علاقہ میں گھیر لیا گیا ہے

واشنگٹن ۸ جنوری - جنگی جہازوں سے اڑ کر امریکن ہوائی جہازوں نے کیو ریلینر کے مجمع الجزائر میں پیرامشیرو کے جزیرہ کو نشانہ بنایا - جاپانی ذرائع سے یہ خبر آئی ہے کہ اتحادی جنگی جہاز منگیانگ کی خلیج میں سرگرمی دکھا رہے ہیں - اتحادی ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی امریکی دستوں نے جزیرہ منڈورو میں پلوان کے اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے -

کانڈی ۸ جنوری - گزشتہ ہفتہ اتحادی ہوائی جہاز روزانہ برما سیام ریلوے پر بمباری کرتے رہے ہیں - جو بنکاک کو مولمین سے ملاتی ہے - برما میں جاپانی فوجوں کو رسد اور کمک اسی ریلوے کے ذریعہ پہنچتی ہے اس ہفتہ اتحادی بمباری سے برما میں ٹرکوں اور ریلوں کے چودہ پل برباد کئے گئے ہیں -

واردھا ۸ جنوری - گاندھی جی کی طبیعت آج اچھی ہے - کل رات آپ خوب سے دیکھ وقت چرخہ کاتا - پرارتھنا میں شریک ہوئے اور تھوڑی سی سیر بھی کی -

کراچی ۸ جنوری - سندھ کے وزیر مالیات مسٹر گزدر نے اپنا استعفیٰ وزیر اعظم کو بھیج دیا ہے

واشنگٹن ۸ جنوری - اتحادی جنگی جہازوں سے اڑ کر امریکن طیاروں نے لوزان پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا - دشمن کے ۲۷ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے - اور بہتوں کو نقصان پہنچایا گیا

واشنگٹن ۸ جنوری - مسٹر روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر چرچل مارشل سٹالن اور ان کے درمیان کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ - مقام - اور ایجنڈا کا فیصلہ ہو چکا ہے - مگر ابھی اس کا اعلان نہیں کیا جا سکتا - بہر حال کانفرنس ۲۰ جنوری سے قبل نہ ہو گی -

لنڈن ۸ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر چرچل فرانس کے ایک مختصر دورہ کے بعد واپس آ گئے ہیں - فرانس میں آپ نے جنرل آئزن ہاور - فیلڈ مارشل منٹگمری - اور جنرل ڈیگال سے ملاقات کی - چیف آف دی امپیریل جنرل سٹاف بھی آپ کے ساتھ تھے -

لاہور ۸ جنوری - پنجاب گورنمنٹ نے چودہ روز میں ۱۲ ہزار ٹن غلہ قلت والے صوبوں کو بھیجا ہے -

لاہور ۸ جنوری - خدام الاولیاء کمیٹی نے سنیما رقاصہ پر کاشی کی ضبطی کے لئے جو دعویٰ دائر کر رکھا ہے - اس کی گزشتہ پیشی پر مدعیوں کو حکم ہوا تھا کہ اس باب میں اعتراضات کی فہرست داخل کریں - چنانچہ یہ فہرست داخل کر دی گئی - عدالت نے مدعا علیہ سے ۲۰ جنوری تک اس کا جواب مانگا ہے

واشنگٹن ۸ جنوری - مسٹر روزویلٹ نے امریکن کانگرس کے نام پیغام ارسال کرتے ہوئے کہا - کہ جب تک آخری جرمن سپاہی ہتھیار نہ ڈال دے - یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ جرمن شکست کھا چکے ہیں - ۱۹۴۵ء دنیا میں امن کی بنیاد ڈال دے گا - یقیناً ہمارے نقصانات بہت زیادہ ہوں گے - ہمیں گزشتہ سال اسلحہ کا بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا - مگر جرمن بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے - ہم دشمن کی شکست کے جتنا قریب ہو رہے ہیں اتنا ہی ہمیں فتحمندانہ اقدام کے اختلافات کا زیادہ احساس ہوتا ہے مگر ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ اختلافات ہمیں تقسیم نہ کر سکیں - صاف گوئی کا تقاضا ہے کہ میں پولینڈ یا اور یونان کی صورت حالات کے متعلق تشویش کو تسلیم کروں - مگر اس صورت حالات پر قابو پانا اس قدر آسان نہیں - جتنا بعض لوگ سمجھتے ہیں - بحرالکاہل کی مہم میں بہت زیادہ مشکلات پیش آئی ہیں - اس کے لئے غیر معمولی دور اندیشی اور عزم و ارادہ کی ضرورت ہے - نازیوں کی یو بوٹوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں - اٹلانٹک کی لڑائی کے متعلق ہمیں ہوشیار رہنا چاہیئے اٹلی میں اتحادی طاقت جرمنوں کے برابر ہے -

اکیاب ۸ جنوری - اس جزیرہ پر اتحادیوں کا قبضہ ہو جانے کا ایک یہ فائدہ ہو گا کہ اب برما سے کافی مقدار میں ہندوستان کو چاول برآمد ہو سکے گا - اکیاب میں ہر سال ۲۷۶۰۰۰ ٹن چاول زائد ہوتا ہے -

برن ۸ جنوری - جرمن خفیہ پولیس نے بویریا کے سابق ولی عہد کے لڑکے کو گرفتار کر لیا ہے - تا بویریا میں بادشاہت قائم کرنے کے سلسلہ میں ایجی ٹیشن کو روکا جائے - یہ شہزادہ ہمیشہ سے نازیوں کا مخالف رہا ہے -

قاہرہ ۸ جنوری - وزارت تعلیم مصر مستقبل قریب میں ۲۵۰ طلباء کو برطانیہ اور امریکہ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج رہی ہے - اس وقت مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک کے آٹھ سو طلباء مصری یونیورسٹی میں تعلیم پا رہے ہیں -

لنڈن ۸ جنوری - کل مارشل الیگزینڈر ایتھنز گئے - اور برطانی ریزیڈنٹ - جنرل سکوبی - اور یونان کے ریجنٹ نیز وزیر اعظم سے ملاقات کی - جنرل سکوبی نے عارضی صلح کی جن شرائط کا اعلان کیا تھا - انہیں منسوخ کر دیا گیا ہے - یونانی کابینہ میں دو نئے وزیر شامل کئے گئے ہیں - یعنی وزیر تعلیم اور وزیر زراعت -

کانڈی ۸ جنوری - شمالی برما کی چینی فوج نے سان ونگ پر قبضہ کر لیا ہے - ۱۴ ویں فوج کے دستوں سے جاپانیوں کا کل کئی بار تصادم ہوا - اور گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی - اتحادی طیاروں نے دشمن کی ریلوں کو زبردست نقصان پہنچایا -

ماسکو ۸ جنوری - سلواکیہ کی جنوبی سرحدوں پر جرمنوں کا دباؤ بدستور جاری ہے - اور ابتدائی ناکامی کے بعد وہ پھر زبردست حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں - بوڈاپسٹ کے شمال مغرب میں جرمن حملوں کو روسیوں نے روک لیا ہے اور جرمن بوڈاپسٹ میں محصور فوجوں کو کمک پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکے -

پشاور ۸ جنوری - افغانستان میں امسال سخت برف باری ہوئی ہے کابل میں دس دس انچ برف پڑی -

استنبول ۸ جنوری - ترکی میں مقیم تمام جاپانی باشندے نظر بند کر دیئے گئے ہیں - تا وقتیکہ جاپان گورنمنٹ جاپان میں مقیم ترکوں سے ان کا تبادلہ نہ کرے -

لنڈن ۸ جنوری - مغربی محاذ جنگ کی موجودہ صورت اور بوڈاپسٹ میں روسی فوجوں کی پیشقدمی کے رک جانے سے طہران میں طے شدہ حملہ کی سکیم پر اثر پڑا ہے - اور توقع کی جاتی ہے کہ طہران میں جو فیصلے کئے گئے تھے - ان میں کچھ ترمیم کی جائے گی - اور اس لئے چرچل روزویلٹ اور سٹالن کے مابین کانفرنس سے قبل یورپ اور مشرقی محاذوں کے برطانی - امریکن اور روسی جرنیلوں کی ایک کانفرنس ہو گی

واشنگٹن - ۸ جنوری معلوم ہوا ہے - کہ امریکہ کے پولش باشندوں نے لبلن گورنمنٹ کو پولینڈ کی جائز حکومت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے - امریکن پولش لیڈر نے ایک بیان میں کہا - کہ روس پولینڈ پر کمیونسٹ غداروں کی حکومت ٹھونسنا چاہتا ہے - لبلن کمیٹی روس کی ایک ایجنسی ہے - جسے روس نے اپنے مفاد کے لئے تیار کیا ہے